بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷/۷۲ / بدھ ۱۰ رمضان ۱۴۰۳ ہجری - ۲۲ احسان - ۱۳۶۲ ہش - ۲۲ جون ۱۹۸۳ء / نمبر ۱۴۲
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ:- ۲۱ احسان / جون - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ
طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ بلڈ پریشر، ٹانگوں میں درد اور متلی کے عوارض لاحق ہیں۔
احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

امریکہ میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے سلسلہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام جماعتِ احمدیہ امریکہ کے نام

بہت سے مخلصین نے حیرت انگیز مثالی قربانیوں کے مظاہرے کیئے ہیں اور میرے دل سے دعائیں لوٹی ہیں

ہر چندہ دہندہ کوشش کرے کہ ۲,۸۰۰ ڈالر سے کم وعدہ نہ لکھوائے،

کل چندہ دہندگان کی اکثریت اس چندہ کو یکمشت ادا کرے

باقی وعدہ کنندگان مطلع کریں کہ زیادہ سے زیادہ کتنی ادائیگی آئندہ تین ماہ کے اندر کر سکتے ہیں اور بقیہ کتنی قسطوں میں کریں گے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ھُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پیارے بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَیں نے امریکہ میں پانچ مشن خریدنے کی جو تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں بہت سے مخلصین نے حیرت انگیز مثالی قربانیوں کے مظاہرے کئے ہیں اور میرے دل سے دعائیں لوٹی ہیں۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کریگا۔ صرف اس دنیا ہی میں نہیں اس دنیا میں بھی ان کو بے حساب جزاء دے گا اور سات پشت تک انکی نسلیں اپنے ان مخلص آباؤ اجداد کی قربانیوں کا انعام پاتی رہیں گی۔ لیکن یہ سب انعام ایک طرف اور اللہ کا پیار ایک طرف۔ اللہ کے پیار کے مقابل پر ان انعامات کی کوئی بھی قیمت نہیں اگر کسی کے مقدر میں وہ ساعتِ سعد آجائے کہ اس کی کسی قربانی پر اس کے مولیٰ کے پیار کی نظر پڑ جائے جو اُسے ہمیشہ کیلئے اپنا بنالے اور اپنا کہہ دے تو وہ خوش نصیب یہ والہانہ نعرہ لگانے کا حق رکھتا ہے کہ

فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ — ربِّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا، کعبہ کے ربّ کی قسم مَیں کامیاب ہوگیا۔

مجھے یقین ہے کہ ایسے بہت سے خوش نصیب آج جماعت احمدیہ امریکہ میں بھی موجود ہوں گے ——— ان غیر معمولی قربانی کرنے والوں کے سوا کچھ ایسے لوگ بھی ضرور ہوں گے جو سخت مالی مشکلات کا شکار ہیں اور شدید خواہش کے باوجود حسرتوں کے سوا کچھ پیش نہیں کر سکتے۔ ان کے حق میں بھی میری دعا ہے کہ اللہ ان کے اخلاص پر رحمت اور شفقت کی نظر ڈالے اور ان کے حالات درست فرمادے اور ان کو بھی خدمتِ دین کی راہوں پر آگے بڑھ بڑھ کر اپنی حسرتیں نکالنے کی توفیق دے۔

ان دونوں گروہوں کے سوا ایک بھاری تعداد ایسے احمدیوں کی بھی ہے جو غافلانہ نظر سے ان قربانیوں کو دیکھ رہے ہیں اور طوفانوں کی موجوں سے کھیلنے کی جرأت نہیں ہاں سبک ساران ساحل بن کر ان نبرد آزما مجاہدین کا نظارہ کرنے پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔ یہ گروہ بالخصوص آج میرا مخاطب ہے۔

مَیں نے تمام امریکہ کے چندہ دہندگان کی فہرست کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر ہر چندہ دہندہ جو بڑے بڑے وعدے پیش نہیں کر سکتا ۳۸۰۰ ڈالر پیش کردے تو سلسلہ کی سب فوری ضروریات پوری ہوجاتی ہیں اور امریکہ کے اقتصادی حالات میں یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو اٹھایا نہ جاسکے۔ لہٰذا اگر تمام چندہ دہندگان

باقی صفحہ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ دنیا کی خادم ہے اسے خدمت کیلئے ہمیشہ مستعد و تیار رہنا چاہیئے

خیل للرحمٰن کلب کو گھوڑوں کے ذریعے رابطے کا نظام قائم کرنا چاہیئے

انسان کے بھی باہمی رابطے سوچنے اور قائم کرنے چاہئیں اسی طرح پیدل کے بھی اور سوار کے بھی

نویں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب

۱۳ امان ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ کو نویں خیل للرحمٰن سالانہ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن ذیل میں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے اس کا خاص فضل و کرم ہے کہ خیل للرحمٰن کا یہ سالانہ ٹورنامنٹ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور اس کے رحم و کرم کے ساتھ بہت ہی عمدگی سے بغیر کسی بدمزگی کے اور بغیر کسی حادثہ اور تکلیف کے اپنے انجام کو پہنچ رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس ٹورنامنٹ کو کامیاب کرنے کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ نے سارا سال محنت کی اور اس کے علاوہ مختلف سواروں نے بھی بڑی محبت اور پیار کے ساتھ گھوڑوں کو پالا اُن پر خرچ کیا اور ان کو تربیت دی اور خود بھی تربیت پائی۔

علاوہ ازیں مرکزی خیل للرحمٰن کلب کے صدر عزیزم مرزا خورشید احمد صاحب نے بھی اس سلسلہ میں بڑی گہری دلچسپی لی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے مرکزی خیل للرحمٰن کلب کو جو گھوڑے تحفۃً دیئے تھے ان کی دیکھ بھال میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے سارا سال بڑی محنت سے توجہ دی اور خدا کے فضل سے وہ گھوڑے جیسا کہ آپ نے دیکھے ہیں نہایت اعلیٰ حالت میں ہیں۔

بعض قابل توجہ امور

اس ٹورنامنٹ کے دوران جو چند باتیں سامنے آئی ہیں جن میں ابھی بہت سی مزید توجہ کی ضرورت ہے اور بہت بہتر معیار پیش کرنے کی ضرورت ہے ان میں ایک اونچی چھلانگ کا مقابلہ ہے۔ گھوڑے کی اونچی چھلانگ میں جو گھوڑا اوّل آیا ہے اسکی اونچی چھلانگ ساڑھے تین فٹ تھی۔ اگر اطفال الاحمدیہ کا یہاں مقابلہ کروایا جائے تو اطفال بھی اس سے بازی لے جا سکتے ہیں۔ اور دوم سوم چھلانگ والا گھوڑا تو بالکل یوں لگتا ہے جس طرح مذاق ہوا ہے

گھوڑے کی اونچی چھلانگ

واقعہ یہ ہے کہ گھوڑے کی چھلانگ ایک خاص مہارت کا کام ہے اور اس کے لیے گھوڑوں کو لمبی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ ہر گھوڑا اونچی چھلانگ کے لائق ہوتا بھی نہیں۔ نسبتاً چھوٹے قد کی ایسی گھوڑیاں جن کا جسم گٹھا ہوا ہو وہ ایک خاص انداز کی گھوڑیاں ہوتی ہیں جو اونچی چھلانگ کے لیے انتخاب کی جاتی ہیں اور ان کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔

گھوڑے اور گھوڑ سوار کی تربیت

پھر لمبی دوڑ میں یہ دیکھنے میں آیا کہ اس میں بھی گھوڑوں کو پوری تربیت نہیں دی گئی۔ دراصل لمبی دوڑ صرف گھوڑے کی تربیت سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ سوار کی جفاکشی سے بھی بہت تعلق رکھتی ہے۔ لمبی دوڑ اس وقت تک گھوڑا سیکھ نہیں سکتا جب تک سوار لمبی دوڑ کرنے کا خود اہل نہ ہو اور پھر سارا سال محنت نہ کرے۔ ایک دفعہ گھوڑے پر چڑھ جانا تو کوئی مشکل نہیں بڑی معمولی بات نظر آتی ہے لیکن جن لوگوں کو اس کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ گھوڑ سواری بڑی سخت چیز ہے۔ گھوڑے سے اترنے کے بعد کئی دن پھر وہ بستر پر پڑنے کے لائق بھی نہیں رہتے۔

ایک دفعہ کراچی کے ایک نوجوان میرے ساتھ نصر آباد سندھ گئے انہوں نے نئے نئے گھوڑے دیکھے تو ان کو گھوڑ سواری کا بہت جوش آیا۔ چنانچہ ان کے لیے ایک نسبتاً کمزور گھوڑا چنا گیا اور اس پر سوار ہو کر وہ کھیتوں میں غرب پھرے۔ ان سے میں نے بار بار کہا کہ اب بس کریں۔ آپ کے لیے بعد میں مشکل پیدا ہو گی تو انہوں نے کہا میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تازہ دم ہوں فکر نہ کریں۔ دوسرے دن جب صبح نماز کے لیے ان کو اٹھایا تو ان کی یہ حالت تھی کہ اُن کو جگانے کے لیے جہاں ہاتھ لگاتا تھا وہاں سے چیخ نکلتی تھی۔ سر کو ہاتھ لگاتا تھا تو وہاں سے چیخ نکلتی تھی اور سیدھے بھی نہیں سوئے ہوئے تھے بلکہ اُلٹے سوئے ہوئے تھے۔ حالانکہ انہوں نے معمولی سی گھوڑ سواری کی تھی۔

گھوڑ سواری کی عظیم الشان روایات

اس کے برعکس گزشتہ زمانوں میں جبکہ گھوڑوں سے باقاعدہ کام لیا جاتا تھا تو ایسے سوار بھی ہوتے تھے جو دن کو بھی گھوڑے کی پیٹھ پر سوار رہتے تھے رات بھی گھوڑے کی پیٹھ پر سفر کیا کرتے تھے اور ایسے ایسے خطرناک علاقوں سے گھوڑوں کے قافلے گزرے ہیں اور ایسے شدید اور خطرناک موسموں کا مقابلہ ان سواروں نے اور ان کے گھوڑوں نے کیا ہوا ہے کہ آج کا انسان جدید ترین آلات کے باوجود بھی ان جگہوں پر چند گھنٹے نہیں گزار سکتا۔ جہاں اُن قافلوں نے رات بسر کی ہوئی ہے۔ چنانچہ جو پرانا ترکی تھا اس کے اندر ایک پہاڑی علاقہ کوہ قاف کہلاتا ہے اس میں بعض چوٹیوں پر اتنی شدید سردی پڑتی ہے کہ دوسری جگہوں میں بہت کم ایسی سردی دیکھنے میں آتی ہے۔ کہتے ہیں تاتاریوں کا ایک قافلہ وہاں سے اس طرح گزرا کہ رات اُن کو اس درہ پر پڑی جہاں منفی ۵۰ یا ۶۰ درجے تک ٹمپریچر گر جاتا ہے۔ چنانچہ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ ان لوگوں نے وہاں رات بسر کی اور پھر اسی طرح گھوڑوں پر سوار ہو کر سفر کا اگلا مرحلہ طے کیا۔ موجودہ زمانہ میں تجربہ کیا گیا ہیلی کاپٹر کے ذریعہ وہاں کچھ نوجوان پہنچے۔ ماڈرن طریق پر گرمی پہنچانے کے سارے سامان ان کے ساتھ تھے یعنی بہترین خیمے اور ان کے اندر گرمی کا سارا سامان موجود تھا بایں ہمہ وہ چند گھنٹے سے زیادہ وہاں نہیں ٹھہر سکے اور ان کو وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔

انسان کا وفاشعار ساتھی

دراصل انسان کے اندر بھی خدا تعالیٰ نے بے انتہا مخفی طاقتیں رکھی ہوئی ہیں اور انسان کے پرانے وفاشعار ساتھی گھوڑے کے اندر بھی بہت ہی شاندار مخفی صلاحیتیں رکھی ہوئی ہیں۔ دونوں کی صلاحیتوں کو بیک وقت نشوونما دینے کی ضرورت ہے ورنہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ کا گھوڑا اکیلا ہی ورزش کرتا رہے اور وہ اپنی صلاحیتوں کو بہت اجاگر کرے۔ سوار کو بھی ساتھ محنت کرنی پڑتی ہے اور مسلسل محنت کرنی پڑتی ہے۔ سارے سال کی محنت کا ثمرہ ہے جس کے نتیجہ میں اچھے گھوڑے اور اچھے سوار تیار ہوتے ہیں۔ تاریخ میں ایسے ایسے گھوڑوں کا ذکر ملتا ہے جن کے سواروں نے ایک ایک سو میل تک ایک ہی گھوڑے پر سفر کیا۔ بعض ایسے سوار بھی تھے جو اُترے اور وہیں دم توڑ دیا۔ لیکن ایسے سوار بھی تھے جنہوں نے سو میل کا سفر کامیابی سے طے کیا اور اس کے باوجود زندہ رہے۔

محنت اور جفاکشی

پس جب تک گھوڑوں کی تربیت نہ حاصل کی جائے اور اس سلسلہ میں محنت اور جفاکشی کی عادت نہ ڈالی جائے گھوڑ سواری ممکن نہیں اور نہ گھوڑے کو تربیت دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ مناسب تربیت نہ ہونے کی وجہ سے گزشتہ سالوں میں بھی عجیب منظر ہمارے سامنے آتا رہا ہے اور اس سال بھی سامنے آیا ہے کہ نسبتاً اچھی نسل کے گھوڑے جن کے متعلق یہ مشہور ہے اور جنکی پرانی تاریخی روایات ہیں کہ وہ لمبی دوڑوں میں سب سے زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں وہ دیسی نسل کے عام گھوڑوں سے بہت پیچھے رہ گئے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ دیسی نسل کے عام گھوڑوں کو روزانہ استعمال کیا جا رہا ہے اور ان پر زیادہ بوجھ ڈالا جاتا ہے اور اچھی نسل کے گھوڑوں کے مالک یا اُن کے سوار نسبتاً تن آسان ہیں یا زیادہ مصروف ہیں نتیجۃً بنیادی طور پر بہتر صفات رکھنے کے باوجود وہ گھوڑے پیچھے رہ گئے اور یہ تقسیم اس لیے کی گئی تھی کہ دیسی نسل کے گھوڑوں کو کہیں یہ شکوہ پیدا نہ ہو کہ ہمارا اچھی نسل کے گھوڑوں سے مقابلہ کروا دیا جاتا ہے اور ہمیں آگے نکلنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا اس وجہ سے دو الگ الگ دوڑیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھی گئی تھیں۔ نتیجہ بالکل اُلٹ نکلا ہے اس لیے آج کے بعد یہ دو تقسیمیں ختم کی جاتی ہیں۔ دیسی گھوڑے جب آگے آنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو کیوں نہ وہ باقاعدہ مقابلہ کر کے آگے آئیں ان کو خواہ مخواہ نمبر دو بنایا ہوا ہے۔ اب اگر آئندہ سال دیسی گھوڑے سارے مقابلے جیت جائیں اور اچھی نسل کے گھوڑے نہ جیت سکیں تو یہ اچھی نسل کے گھوڑوں اور ان کے مالکوں کا قصور ہوگا۔ لیکن آئندہ سال سے مقابلہ ایک ہی ہوگا۔

گھوڑوں کی تربیت گاہ

علاوہ ازیں ایک بات یہ بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ گھوڑوں کی تربیت کا سکولنگ (SCHOOLING) کی طرز پر کوئی انتظام نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں نے گھوڑوں کو تربیت دینے کے لیے ایک باقاعدہ نظام قائم کیا ہوا ہے۔ مختلف یورپین ممالک میں ایسے سکولز ہیں جہاں سے باقاعدہ گھوڑا ایف اے بھی پاس کرتا ہے اور بی اے بھی پاس کرتا ہے۔ ساڑھے چار سال کے کورس پر اسکو ڈگری ملتی ہے اور وہ گھوڑے اتنے تربیت یافتہ ہوتے ہیں کہ مالک کے اشاروں پر ایسے ایسے عجیب کام دکھا سکتے ہیں کہ ایک عام گھوڑا جس کو ہم گھوڑا سمجھتے ہیں یہ اس کے مقابل پر ذہانت اور تربیت کے لحاظ سے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ ایسے سکولوں کے تربیت یافتہ گھوڑے اور پھر ایسے سکولوں کے تربیت یافتہ گھوڑ سوار دُنیا میں بڑے عظیم الشان کام کر دکھاتے ہیں۔

گھوڑ سواری کی تربیت

ہمارے ملک کا جو سول معاشرہ ہے اس میں گھوڑ سواری کی ٹریننگ دینے والے اچھے لوگ بہت کم ملیں گے لیکن غیر قوموں میں ان کا تعلق زیادہ تر غیر فوجی معاشرہ سے ہوتا ہے کیونکہ گھوڑ سواری کا بہت شوق ہوتا ہے اس لیے ایسے سکول ہیں جو غیر فوجی بھی ہیں اور بڑی اچھی تربیت دیتے ہیں وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو تربیت دیتے ہیں۔ تربیت کے مختلف حصے مقرر ہیں مثلاً حادثہ کی صورت میں گھوڑے سے گرنا کس طرح ہے اس کی بھی تربیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ تیز رفتار سرپٹ گھوڑے پر سے ایک بچہ گرتا ہے دو تین لوٹنیاں کھا کر وہ اُسی طرح کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو کوئی بھی چوٹ نہیں آتی جب کہ ہمارے ہاں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بڑے اچھے سمجھے جانے والے سوار گرتے ہیں تو ٹانگیں تڑوا لیتے ہیں۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ ان کو گرنے کی بھی تربیت نہیں دی گئی ہوتی حالانکہ گرنا تو گھوڑ سواری کا ایک لازمی حصہ ہے۔ کبھی سوار گر جاتا ہے کبھی گھوڑا گر جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو ہوتا ہی ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں نے اپنی چھوٹی بیٹی طوبیٰ کو نامر آباد سندھ میں جب گھوڑے پر سوار کیا تو اس کو خوب اچھی طرح آگاہ کر دیا کہ ہو سکتا ہے تم گر کر پیدل ہی واپس پہنچو۔ اب اگر چڑھتی ہو تو چڑھو۔ وہ ہے تو چھ سات سال کی مگر اس نے جرأت کی اور یہی ہوا کہ گھوڑا الگ آیا اور وہ الگ آئی۔ لیکن چونکہ اس کو وارننگ WARNING دے دی گئی تھی اور میں نے اسے کہا تھا کہ دیکھو رکابوں میں پاؤں نہ پھنسے رہیں گرنے لگو تو پھر چھلانگ لگا دینا۔ چنانچہ اس نے چھلانگ لگائی اور اللہ کے فضل سے صحیح سلامت واپس آگئی۔ کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی۔ کچھ نہیں ہوا۔

گھوڑ سواری کا ایک خاص پہلو

پس گھوڑے سے گرنا بھی ایک ٹریننگ چاہتا ہے۔ آج کل کے زمانہ میں تو ان چیزوں نے بڑی ترقی کر لی ہے۔ جاپان میں تربیت دی جاتی ہے کہ ستر اسی میل کی پوری رفتار پر کار یا سکوٹر جا رہے ہوں اور اچانک ایک فلیٹ دیوار سے ٹکر لگے تو سوار اسی رفتار سے باہر نکل جائے اور اس پر بھی وہ بغیر چوٹ لگے کس طرح بچ سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک پہیہ کا رولنگ سسٹم بنایا ہے۔ سوار کو تربیت دی جاتی ہے کہ وہ گرنے سے پہلے پہلے اپنی ٹانگوں کو پکڑ کر گول پہیہ بن جائے اور اس طرح وہ پہیے کی طرح رول کرتا ہوا بڑی دُور نکل جاتا ہے۔ جس طرح بعض دفعہ حادثہ میں موٹر کا پہیہ نکل جاتا ہے تو وہ موٹر سے آگے نکل جاتا ہے اسی طرح وہ رول کرتے رہتے ہیں۔ مجھے ایک جاپانی دوست نے بتایا کہ وہاں تو عام طور پر یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے کہ حادثہ ہوا اس کے بعد دو چار پہیے سواروں کے دُور آگے آگے نکل گئے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے ان کی نہ ہڈی ٹوٹتی ہے اور نہ زیادہ زخم آتے ہیں۔ معمولی خراشیں تو آتی ہیں اور کچھ نہ کچھ چوٹ تو لگتی ہے لیکن معمولی زخموں کی حد تک رہتی ہے۔ چوٹ کا اصول یہ ہے کہ جتنی جلدی حرکت کو سکون میں تبدیل کیا جائے اتنی زیادہ چوٹ لگے گی۔ رُکنے میں وقت لگتا ہے۔ تیز رفتاری سے جب ٹکراتے ہیں تو ٹکر کے نتیجہ میں اچانک رُکتے ہیں تو جتنی رفتار تیز ہو اور جتنی جلدی رُکے اتنا زیادہ زخم جسم کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ اس سائنٹیفک اصول پر انہوں نے یہ سوچا کہ IMPACT کو بھگا کر دیا جائے، زمین پر گرتے ہی سوار کھڑا نہ ہو جائے زمین اس کو روک نہ سکے بلکہ اسکی حرکت جاری رہے اور آہستہ آہستہ رک کے غرض اسی اصول کے مطابق انہوں نے یہ فن ایجاد کیا اور اب اس پر بڑی وسعت کے ساتھ عمل ہو رہا ہے۔

پس ہم نے سواروں کو گرنا بھی سکھانا ہے۔ ان کو چڑھنا بھی سکھانا ہے بعض سوار چڑھنے میں بنیادی غلطیاں کرتے ہیں حالانکہ وہ بڑے اچھے سوار ہوتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سوار جب نیزہ لے کر نکلتے ہیں تو بعض دفعہ وہ اپنا بیلنس یعنی توازن چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ وہ بڑے اچھے سوار ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو بنیادی اصول معلوم نہیں۔ ہمارے ملک میں تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ پرانے زمانے میں گھٹنے جمائے رکھنے کا اصول بڑی سختی سے سکھایا جاتا تھا۔ سواروں کے پاس ہونے کے لیے یہ شرط ہوتی تھی کہ پرانے زمانہ کی چھوٹی چاندی کی ایک چونی دائیں گھٹنے کے نیچے اور ایک بائیں گھٹنے کے نیچے یعنی گھوڑے کی پیٹھ اور سوار کے گھٹنوں کے درمیان رکھ دی جاتی تھی اور پھر لمبی دوڑ میں سرپٹ اور مختلف چالوں میں دوڑنے کے بعد سوار کے گھٹنوں سے اگر وہ چونیاں اسی طرح موجود نکل آتیں تو اس کو سوار سمجھا جاتا تھا اور اگر راستے میں گر گئی ہوں تو وہ اس قابل نہیں ہوتا تھا کہ اسے پاس کیا جائے تو ایسے ایسے سخت ٹیسٹ بھی کئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر سوار کے گھٹنے جمے رہیں تو وہ اس کے اردگرد PIVOT ہوتا رہتا ہے۔ سوار اُچھلتا ہے واپس آتا ہے لیکن اسکی PIVOTING MOVEMENT ہوتی ہے اس میں گھٹنے گویا میخوں کے ساتھ جڑ گئے ہوتے ہیں اور پھر خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ گھوڑا اچانک مڑے بھی تب بھی سوار سامنے تو آجائے گا لیکن پیٹھ سے نہیں گر سکتا۔

گھوڑ سواری کے کرتب

اسی طرح اور بہت سے سواری کے کرتب ہیں جو سواری میں دلچسپی بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہاں ہمارے ملک ہارون سلطان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بڑی مہارت تھی۔ اب تو شاید کرتب دکھلانے سے گھبراتے ہیں۔ لیکن پہلے گھوڑ سواری کے دوران بڑے اچھے اچھے کرتب دکھاتے رہے ہیں۔ مثلاً گھوڑا سرپٹ دوڑ رہا ہے اس کی پیٹھ پر کھڑا ہو جانا۔ جگہ بدلنا۔ ایک طرف نیچے اترنا پھر دوسری طرف واپس چلے جانا کئی قسم کے کرتب ہیں۔ ان تمام امور کی طرف خیل للرحمٰن کلب کو توجہ دینی چاہیئے اور ایسے ماہر ڈھونڈنے چاہئیں جن کو بے شک تنخواہ دے کر کچھ مہینوں کے لئے رکھ لیا جائے۔ تب بھی کوئی ہرج نہیں مگر وہ یہاں کچھ آدمیوں کو ٹرینڈ کر دیں۔ اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر ہماری جو کلبیں ہیں ان کو بھی موقع دیا جائے کہ وہ اپنی طرف سے ایک ایک سوار ٹریننگ کے لئے بھیجیں جو نسبتاً کم عمر کا ہو کیونکہ بڑی عمر میں تربیت حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر جگہ سے ایک سوار اپنا گھوڑا لے کر ربوہ آئے اور آئے اور یہاں پوری تربیت حاصل کرے۔ دونوں قسم کی تربیت یعنی گھوڑے کو تربیت دینا اور خود سوار کا تربیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس رنگ میں ہم ایک ربوہ سکول آف رائیڈنگ یا خیل للرحمٰن سکول آف رائیڈنگ شروع کر سکتے ہیں۔ جس سے گھوڑ دوڑ کا عمومی معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بلند ہو جائے گا۔

گھوڑے پالنے کی اصل غرض

آخر پر ایک اور بات میں یہ کہوں گا کہ ہمارا گھوڑے رکھنا جیسا کہ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ رابطوا کے تابع ہے۔ رابطوا کا مطلب ہے کہ امکانی خطرات کے پیش نظر صف اوّل میں تیار اور مستعد رہنا یعنی انتہائی بیرونی سرحدوں کی بھی حفاظت کرنا تاکہ اچانک کسی طرف سے بھی حملہ نہ ہو سکے۔ اس پہلو سے کہا تو یہ گیا ہے کہ یہ گھوڑے اسی غرض سے رکھتے ہیں۔ لیکن اچانک کیا خطرات پیش آسکتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ہمارے گھوڑ سواروں کو کیا کرنا چاہیئے یا کیا ہنگامی کام کرنے ہونگے اس پر غور نہیں ہوا۔ اب مثلاً دنیا میں اگر Atomic War آئی جنگ شروع ہو جائے تو کس قسم کے خطرات پیش آسکتے ہیں اور انسان کو دوبارہ کس حالت کی طرف لوٹنا پڑے گا اور اس میں گھوڑے کیا کردار ادا کرینگے یہ ہے اصل بنیادی چیز جس پر غور ہونا چاہیئے۔ اب تو حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ ایسی جنگیں ہوں گی۔ جن میں ایسی ریڈیائی لہریں پھینکی جائیں گی کہ تیس تیس میل تک تو ثابت ہو چکا ہے کہ وہاں بجلی کی کوئی چیز بھی کام نہیں کرے گی۔ یعنی اطلاع دینے والے تمام نشریاتی رابطے کلیتہً مردہ ہو جائیں گے یہاں تک کہ تار، ٹیلیفون۔ ریڈیو، ٹیلیویژن کسی ذریعہ سے بھی کوئی خبر نہیں پہنچائی جا سکے گی۔ لاؤڈ سپیکر بھی کام نہیں کریں گے۔ تیس میل کے دائرہ میں نشریاتی نظام مکمل طور پر تباہ ہو کر رہ جائیگا امریکہ کے اُے ویکس، طیاروں کے ذریعہ اس طریق پر کامیاب تجربے ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں تین تین سو میل کے دائرہ میں گو کلیتہً تو نہیں، مگر جزوی طور پر نشر و اشاعت کے نظام ختم ہو جائیں گے۔ مثلاً ٹیلیفون کا نظام جاری رہے گا۔ باقی نظام DEAD ہو جائے گا اس کو بھی انہوں نے تجربے کر کے کامیابی حاصل کر لی ہے لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایٹم بم کی صورت میں تو دنیا کے مواصلاتی نظام یعنی موٹروں کا رول۔ ہوائی جہازوں سمندری جہازوں اور ریل گاڑیوں کے جاری رہنے کا سوال ہی نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں گھوڑوں کو رابطے کے کام میں بہت بڑا کردار ادا کرنا ہے۔ لیکن رابطے کے لئے پہلے سے تیاری ہوگی تو وہ رابطے کے کام کر سکیں گے۔ جن لوگوں کو راستوں ہی کا پتہ نہیں کہ کس جماعت سے پیغام لے کر کس جماعت تک پہنچانا ہے اور کس طرح پہنچانا ہے۔ یعنی نیوی گیشن کا پتہ نہ ہو اور جگہ کا علم نہ ہو کہ ہمارا آپس کا رابطہ ہے اور اس موقعہ پر ہمیں یہ کام کرنے ہوں گے۔ اس وقت تک ہنگامی ضرورت پوری نہیں کر سکیں گے۔ مثلاً جنگ کی ضرورت بڑی ہنگامی اور اچانک آئے گی۔ اس وقت تو آپ تیاری نہیں کر سکیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ ہنگامی ضرورت پوری نہیں کر سکیں گے۔

خیل للرحمٰن کلب کی ذمہ داری

پس جس طرح سائیکلوں کا ایک نظام قائم ہوا اس میں سائیکلوں کے قافلے ربوہ آنے شروع ہوئے اور ضلع کی سطح پر جماعتوں کے آپس کے روابط قائم ہونے شروع ہوئے اسی طرح خیل للرحمٰن کلب کو گھوڑوں کے رابطوں کا بھی نظام بھی قائم کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ گھوڑوں کی ہنگامی ضروریات کیا ہو سکتی ہیں اور راشن کی سہولت کیا کیا ہوگی۔ اس قسم کی ساری چیزیں زیر غور آنی چاہئیں۔ تاکہ خدانخواستہ صرف جماعت ہی کو نہیں بلکہ ہمارے ملک کو بھی اگر اچانک ہماری خدمت کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو خیل للرحمٰن کلب اپنے دائرہ میں ایک بہت بڑی خدمت کر سکتی ہے۔ اور سائیکل سوار اپنے دائرہ میں ایک الگ خدمت ادا کر سکتے ہیں۔

بعض صورتوں میں گھوڑے پر سائیکل کو فوقیت حاصل ہے۔ مثلاً سائیکل روٹی نہیں مانگتا۔ پیٹھ نہیں مانگتا اور جہاں سائیکل آپ کو نہیں اٹھا سکتا وہاں بعض دفعہ آپ سائیکل کو اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن آپ گھوڑے کو سر پر نہیں اٹھا سکتے۔ جہاں گھوڑا اڑ جائے گا وہاں پھر گھوڑا کھڑا ہی ہو جائے گا۔ پھر آپ اس کا کچھ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آج لمبی دوڑ میں واپسی پر میاں لقمان کے گھوڑے نے انکار کر دیا۔ اور ان کی کچھ بھی پیش نہیں گئی۔ اس نے صاف جواب دے دیا میں نے ایک قدم آگے نہیں جانا۔ چنانچہ گھوڑے کو وہاں چھوڑا اور خود موٹر پر بیٹھ کر آگئے۔

پس ہر ذریعہ کے اپنے اپنے کچھ فوائد ہیں کچھ کمزوریاں بھی ہیں اور اگر سارے ذرائع استعمال ہوں تو کمزوریوں والے پہلو بعض دوسرے فوائد والے پہلوؤں کے نتیجہ میں مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اور انسان زیادہ عمدگی سے فرائض کو سرانجام دے سکتا ہے خود انسان کو ہر سواری پر ایک فوقیت حاصل ہے۔ آج تک ایسی کوئی سواری ایجاد نہیں ہوئی جو انسان کی طرح VERSATILE یعنی بہت سے کاموں کی صلاحیت رکھنے والی ہو۔ ایک پیدل انسان کی طرح چلنے والی دو ٹانگوں کی مشین بنانے پر سائنسدان کروڑہا روپیہ خرچ کر چکے ہیں اور اب تک اس مشین کا صرف ایک معمولی سا سایہ بنا سکے ہیں جو تین میل کی رفتار سے زیادہ نہیں چل سکتی اور ہر جگہ اتنی باریکی کے ساتھ نہیں پہنچ سکتی جس طرح انسان پہنچ سکتا ہے اور اس مشین میں بیلنس کوئی نہیں ہے۔

پس جہاں تک رابطہ کا تعلق ہے انسان کے باہمی رابطے بھی قائم کرنے اور سوچنے چاہئیں پیدل کے بھی اور سوار کے بھی۔ تاکہ ہر ضرورت کے وقت جماعت احمدیہ جو دنیا کی خادم ہے وہ ہر ملک میں جہاں جہاں بھی جماعت قائم ہو۔ خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد اور تیار رہے اور انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہو۔

جہاں تک خیل للرحمٰن کا تعلق ہے امید ہے یہ کلب ایسے ہی تمام امور پر غور کر کے آئندہ سال ہر پہلو سے ایک بہتر ٹورنامنٹ منعقد کرانے میں کامیاب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں دعا کروا دیتا ہوں سب دعا کریں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس طرح خیر و عافیت سے یہ ٹورنامنٹ ختم ہوا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے فضل سے سب سواروں اور گھوڑوں کو خیر و عافیت سے اپنے اپنے مقام پر واپس پہنچائے آمین

عظمتِ فرقانِ حمید

قرآں خدا نما ہے خدا کی کتاب ہے
وصفِ خدا نمائی میں یہ لاجواب ہے
اس کی صفاتِ ظاہر و باطن میں اس قدر
جن کا نہ کچھ شمار نہ کوئی حساب ہے
ہے مظہرِ اتم یہ خدا کی صفات کا
اس کے جمال و حسن کی یہ آب و تاب ہے
زندہ خدا کی ہستیٔ زندہ کا ہے نشاں
مردہ خدا پرستی کا یہ سدِّ باب ہے
یہ خالقِ علوم کے منہ کا کلام ہے
اس کے مقابلے کی بھلا کس کو تاب ہے
کشتِ جہاں کے واسطے آبِ بقا ہے یہ
اس کے بغیر سارا جہاں ہی سراب ہے
جن کو کلامِ پاک دل و جاں سے ہے عزیز
ان کے لئے یہ شافعِ روزِ حساب ہے
ہوتا ہے اس سے عقدۂ مشکل ہر ایک حل
دنیا کے ہر سوال کا اس میں جواب ہے
ہر لفظ اس کا بادۂ عرفاں کا جام ہے
ہر حرف اس کا ایک مہکتا گلاب ہے
ہر آیتِ کتاب فصیح و بلیغ ہے
ہر فقرۂ کلام بلاغت کا باب ہے
سب ابرِ صحفِ سابقہ بے آب ہو گئے
یہ تازہ بارشوں کا برستا سحاب ہے
اے قومِ عرب اب بھی جو قرآں پہ ہو عمل
بن جائے پھر سکوں جو ترا اضطراب ہے
انجیل جس رسول کو کہتی ہے "وہ نبی"
قرآں میں اس کا رحمتِ عالم خطاب ہے
تم اے یہود! منتظر ہو جس کتاب کے
قرآں وہی خدا کی مقدس کتاب ہے

(حکیم محمد صدیق۔ ربوہ)

بیوت الحمد منصوبہ کے لئے جماعت برطانیہ کی قربانی

خلافت رابعہ کی پہلی تحریک بیوت الحمد منصوبہ کے لئے جماعت برطانیہ نے تین لاکھ روپے کا وعدہ کیا تھا جس میں سے خدا کے فضل سے مارچ ۸۳ء تک دو لاکھ اٹھائیس ہزار روپے یہ جماعت وصول کر چکی ہے۔ اس نیک تحریک میں ممبرات لجنہ برطانیہ نے بھی حصہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جملہ چندہ دہندگان کے لئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان۔ مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائل رمضان

قسط آخری

نوٹ: یہ مضمون مفتی سلسلہ کے مشورہ سے تیار کیا گیا ہے

مکرم عبدالماجد صاحب طاہر۔ رکن دارالافتاء۔ ربوہ

سوال نمبر ۳۹

کیا روزہ ایک مشقت ہے؟۔

ج۔ روزہ ایک ریاضت ہے جو مشقت اور قدرے تکلیف پر مشتمل ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کے لئے اتنی مشقت اور تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتا اور روحانی راحت پر جسمانی راحت کو ترجیح دیتا ہے وہ خود کو خدا کی شفقت و پیار سے محروم کرنے والا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ممکن ہے وہ دوسری مشقتوں اور مشکلوں میں گھر جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس روحانی نکتہ کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت ہے۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۶۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں..... ہمیشہ روزہ دار کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

سوال نمبر ۴۰:۔

محرومی روزہ سے بچنے کے لئے کونسی دعا پڑھی جائے؟

ج۔ روزوں کے ترک کرنے سے روحانیت میں بڑا خلاء واقع ہو جاتا ہے۔ روزوں کی اہمیت کے پیش نظر رمضان سے پہلے ہی ایک مومن مسلمان کو روزے رکھنے کا مصمم ارادہ کر لینا چاہیئے۔ لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کے اخلاص اور عزم و ارادہ کے باوجود بعض مواقع پیش آجانے کی وجہ سے روزوں سے محروم رہ جائے اس لئے اس محرومی اور روحانی خلاء سے بچنے کے لئے اور روزوں کی برکت اور سعادت حاصل کرنے کے لئے دعا سے استمداد الٰہی چاہنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا..... میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے۔ کہ اس مہینے میں محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۸، صفحہ ۲۵۹)

پھر فرمایا:۔

"اسی حالت میں (یعنی دعا کرتا ہوا۔ ناقل) اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے..... جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۹)

سوال نمبر ۴۱۔

کیا گذشتہ سال کے چھوٹے ہوئے روزے دوسرے سال رکھے جا سکتے ہیں؟

ج۔ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"بعض فقہاء کا خیال ہے کہ پچھلے سال کے چھوٹے ہوئے روزے دوسرے سال نہیں رکھ سکتا (بدایۃ المجتہد جلد اول صفحہ ۲۰۶) لیکن میرے نزدیک اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا تو لاعلمی معاف ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر اس نے دیدہ دانستہ روزے نہیں رکھے تو پھر قضاء نہیں جیسے جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں لیکن اگر اس نے بھول کر روزے نہیں رکھے یا اجتہادی غلطی کی بناء پر اس نے روزے نہیں رکھے تو میرے نزدیک وہ دوبارہ رکھ سکتا ہے۔" (الفضل ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مثلاً ایک حاملہ ہے حاملہ کے لئے روزے رکھنے کی اجازت نہیں ہے ایک حاملہ ہے جس نے بچہ جننے کے بعد دودھ بھی پلانا ہے اپنے بچے کو۔ دودھ پلانے والی ماں نے روزہ نہیں رکھنا۔ تو سال گذر گیا۔ ممکن ہے اس سے بھی زیادہ گزر جائے۔ لیکن ایک سال تو یقیناً گزر گیا نا۔ رمضان میں وہ حاملہ ہے، چھ مہینے کے بعد اس نے وہ بچہ جنا، دودھ پلانا شروع کر دیا۔ وہ اگلے رمضان تک جو گیارہ مہینے ہیں ان میں روزہ رکھنے کے قابل نہیں ہوئی۔ یہ اجازت اس کو ملی ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی اس کے روزے نہیں رکھے گی اور نہ روزے پورے کرے گی بعد میں۔" (الفضل ۵ جولائی ۱۹۸۱ء)

سوال نمبر ۴۲:۔

کیا ایسا شخص جو بلا عذر روزوں میں دن کو کھاتا پیتا ہے اور نفسانی خواہشات کو پورا کرتا ہے، عید الفطر جو اظہار مسرت کا دن ہے، منا سکتا ہے!

ج۔ وہ مومن جو رمضان کے روزے رکھنے کی پابندی کرتے ہیں اور جملہ شرائط کے ساتھ ان کی مشقت اور تلخی کو رضا الٰہی کے لئے مسکراتے ہوئے قبول اور برداشت کرتے ہیں اور اس طرح پورا ایک ماہ مسلسل رب کریم کو پانے کے لئے "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا" کا مصداق بن چکتے ہیں تو عرش الٰہی سے ایسے مومنین کے لئے "لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور یہ مومن "اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ" کے شیریں ثمرات سے اپنی جھولیاں بھر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے عید الفطر کا دن اظہار مسرت اور خوشیوں کا دن ہے۔

دوسری طرف کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے رمضان کی مشقت اور تلخی سے منہ موڑ لیا انہوں نے بغیر کسی عذر کے روزوں کو خیرباد کہا اور سارا مہینہ لیل و نہار کھانے پینے میں مشغول رہے۔ ایسے لوگوں کے لئے عید الفطر کا دن اظہار مسرت کا دن نہیں ہے۔ وہ خوشیوں اور مسرتوں میں شامل ہوں تو کس منہ سے ہوں۔

حضرت مصلح موعود خوب فرماتے ہیں:۔

"وہ شخص جو بلا عذر روزوں میں دن کو کھاتا پیتا اور نفسانی خواہشات کو پورا کرتا رہا خدا کے حکم کو بلا وجہ ٹالتا رہا اس نے تو اپنی جان پر ظلم کیا اس کے لئے آج خوش ہونے کا کوئی موقعہ نہیں۔ بلکہ اسے تو آج ماتم کرنا چاہیئے۔ پھر جس نے اپنے اندر رمضان کا مہینہ پانے کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں کی کوئی عبودیت کا اقرار نہیں کیا۔ کوئی خدا سے صلح کرنے کی تیاری نہیں کی۔ خدا کا عہد پورا نہیں کیا اور روحانیت کی طرف کوئی ترقی کا قدم نہیں اٹھایا تو کیا اس کو خوش ہونا چاہیئے ہرگز نہیں اسے تو رونا چاہیئے۔ پس یاد رکھو یہ دن کوئی دنیاوی خوشی کا دن نہیں آج خوشی منانے کے وہی لوگ مستحق ہیں جنہوں نے اپنے اندر تبدیلی پیدا کی ہے خواہ وہ تبدیلی تھوڑی ہو یا بہت مگر پہلے کی نسبت کچھ نہ کچھ اصلاح کی ہے خواہ وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔" (خطبات محمود صفحہ ۲۸، ۲۹)

سوال نمبر ۴۳

روزہ کے تمدنی فوائد کیا ہیں؟۔

ج۔ جہاں روزوں کے عظیم الشان روحانی فوائد ہیں وہاں اس کے بے شمار تمدنی فوائد بھی ہیں اور یہ ہمارے اندر ایسی صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا کرتے ہیں جن کو بروئے کار لا کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ ہمارے اندر اطاعت و فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرتے ہیں۔ صبر و ضبط جیسی عظیم الشان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعمت سے نوازتے ہیں تہذیب نفس اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ ہمدردی مخلوق اور عدل و مساوات کے احساس کو بیدار کرتے ہیں۔ مل جل کر بیٹھنے کا موقع مہیا کرتے ہیں فرحت و مسرت کی۔ تقاریب پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے ایک طرف تو تعلقات محبت بڑھتے ہیں اور تو دوسری طرف عداوت، بغض، حسد و کینہ وغیرہ کی آگ ٹھنڈی ہوتی ہے۔

پس روزہ کے تمدنی فوائد بے شمار ہیں۔ لاتعد ولاتحصیٰ۔

آخری بات!

پس رمضان کا مبارک مہینہ جو کہ "شہر الصبر" بھی ہے اور "شہر المواساۃ" بھی اور جو "شھر یزاد فیہ رزق المومن" "شھر عظیم" "شھر مبارک" اور "شھر فیہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ روحانی دنیا کا موسم بہار ہے انسانی اعمال کی خشک اور بوسیدہ ٹہنیاں الگ ہو جاتی ہیں اور حسنات اور نیکیوں کی نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں اور انسان کا تجرد وجود روحانی برکتوں کی بادنسیم سے لہلہا اٹھتا ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کو "سید الشھور" (مہینوں کا سردار) قرار دیا ہے۔ انسان اس میں ایک طرف تو وہ اعمال بجا لاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ شیطان کے چنگل سے نکلتا اور رب کریم کی گود میں جا بیٹھتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ اس روحانی تربیت گاہ میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ اور وہ طریقے سیکھتا ہے جس سے اس کے اور بارگاہ ایزدی کے درمیان تمام پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔

اے ہمارے رحمٰن و رحیم خدا تو ہم کو ان عوائق و موانع سے بچا جو روزوں سے محروم کر دیتے ہیں اور اپنے فضل اور توفیق سے ہمیں پورے اخلاص اور صدق دل سے جملہ شرائط کے ساتھ فرضیت صوم کو کماحقہ بجا لانے کی طاقت دے کہ ہم تیری شفقت کے مورد بن جائیں اور اپنی جھولیاں تیری برکتوں اور رحمتوں سے بھر کر خوش نصیبوں کے گروہ میں شامل ہو جائیں اور عید الفطر کی حقیقی خوشیاں منانے کے ہم مستحق ہو جائیں۔ آمین

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم احمد حسین شاہد کی تقریب شادی ۹ جون ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوئی بارات قربان پولیس لائنز گلبرگ ایریا لاہور گئی اور اسی دن شام واپس آگئی۔ دوسرے دن مغرب کی نماز کے بعد اس کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اہالیان ربوہ میں سے بہت سے احباب شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب صدر محلہ دارالصدر شرقی ربوہ نے دعا کرائی۔

● عزیزم احمد حسین شاہد کے نکاح کا اعلان ۱۰ جون ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی موجودگی میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے ہمراہ عزیزہ امۃ الحی عفت سلمہا اللہ بنت محترم خاں محمد سلیمان خاں صاحب انسپکٹر پولیس لاہور بعوض دس ہزار روپیہ مہر فرمایا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین (محمد حسین خادم مسجد۔ ربوہ)

گم شدہ گھڑی

۱۷ جون کو مسجد اقصیٰ میں درس سننے کے بعد مسجد سے مکان ۵۱۰ دارالصدر غربی ربوہ کو جاتے ہوئے ایک زنانہ کلائی کی گھڑی (اومیگا) کہیں گر گئی ہے جس صاحب کو ملی ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ملک ناصر احمد۔ بی ۵ دارالصدر غربی حلقہ مسجد لطیف ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد یٰسین ربانی معلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم عبدالغنی صاحب بستی شادی ضلع رحیم یار خاں وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۵ دارالنصر غربی ربوہ رقبہ دس مرلے مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ وارثان پانچوں بھائیوں ہمشیرہ اور والدہ صاحبہ نے قطعہ مذکورہ میرے نام منتقل ہونے پر رضامندی دے دی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

ضروری تصحیح

ماہ جون میں "اعانت الفضل" کے سلسلہ میں رقوم ارسال کرنے والوں کے جو نام شائع ہوئے ہیں ان میں دفتری غلطی کی وجہ سے دو نام غلط شائع ہو گئے ہیں الفضل ۸ جون ۱۹۸۳ء میں شائع شدہ فہرست میں چوتھا نام مسز عبداللطیف (نارتھ ناظم ٹاؤن شپ کراچی) شائع ہوا ہے۔ اصل نام مسز لطیف الرحمان صاحب سنوری ہے۔ اسی طرح الفضل ۱۳ جون ۸۳ء میں شائع شدہ فہرست میں تیسرا نام نعیمہ سنوری صاحب منجانب حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری ربوہ لکھا گیا ہے اصل نام نعیمہ بشیر صاحبہ بذریعہ حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری ربوہ ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے لہٰذا وہ اپنی زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و اخلاص میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

● محترمہ آمنہ شہناز صاحبہ دختر مکرم میاں محمد خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ ممدانہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۲۴۔ ۲۵ مئی کی درمیانی رات کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مخالف معاشرہ میں اپنے مذہب پر تھوڑی عمر میں نہایت اخلاص سے پختہ تھیں اور پھر سب سے پہلی صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ ممدانہ منتخب ہوئیں۔ تمام قارئین سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میاں محمد خاں
صدر جماعت احمدیہ ممدانہ ضلع گجرات)

● میرے والد محترم حاجی میاں عبدالرحمان صاحب زرگر پنڈی چیری حال سرگودھا ۲۰ جون کی درمیانی شب ۱۰ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۹ جون کو بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ جملہ لواحقین سے نہایت شفقت سے اظہار تعزیت فرمایا اور چہرہ دیکھا رات تقریباً ۹ بجے تدفین مکمل ہونے پر محترم میاں عبدالسلام صاحب گول بازار ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحوم حاجی میاں محمد یوسف صاحب زرگر پنڈی چیری کے منجھلے فرزند اور پیدائشی احمدی تھے۔ دعاؤں میں خاص شغف رکھنے والے قرآن کریم سے والہانہ عشق اور اس کا بہت ادراک رکھنے والے بزرگ تھے خلافت احمدیہ کے ساتھ نہایت درجہ عقیدت اور وابستگی رکھنے والے تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی انہوں نے اپنے پسماندگان میں میرے سمیت سات لڑکے ۳۶ پوتے پوتیاں اور ایک پڑپوتا اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

(گلزار احمد راجپوت گولڈ سمتھ
بازار کلاں چنیوٹ فرزند اکبر مرحوم)

درخواست ہائے دعا

● مکرم رشید احمد صاحب جاوید انسپکٹر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان اسلام آباد لکھتے ہیں کہ ان کے برادر نسبتی مکرم محمد اجمل صاحب گردوں میں تکلیف کی وجہ سے مغربی جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں آمدہ اطلاع کے مطابق ایک گردہ خراب ہو گیا ہے اور دوسرے گردہ کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

● محترمہ فرخندہ چٹھہ لکھتی ہیں کہ ان کے ماموں مکرم منظور احمد چٹھہ اچانک زیادہ بیمار ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے سب گھر والے پریشان ہیں۔

● مکرم غلام محمد صاحب اوڈ شریف لکھتے ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم شریف احمد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور اب بیماری بڑھ گئی ہے

● مکرم کرم الدین صاحب طاہر معلم چک ۳۰ ایل ضلع جھنگ لکھتے ہیں کہ وہ ۱۹۶۵ء کے مہاجرین میں سے ہیں اور ۱۹۸۲ء سے رکھ بھر بڑی تحصیل ضلع جھنگ میں مع اہل خانہ آباد ہیں وہاں انہیں بعض مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔

● مکرم ڈرائیور محمد شریف صاحب اعوان دھرکنہ ضلع جہلم لکھتے ہیں کہ وہ آج کل بہت پریشان ہیں

● خالدہ مسرت صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ لکھتی ہیں کہ ان کی بچی زاہدہ فرحت عمر پانچ سال پولیو کے مرض میں مبتلا ہے۔

● مکرم صلاح الدین صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے بہنوئی مکرم امانت اللہ صاحب بھٹی نیول کالونی کراچی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب بیماروں کو شفا دے اور پریشان حال بھائیوں کی پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین

ناظمین اطفال ۱۹ تا ۲۶ جون ہفتہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال منائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم بشارت الرحمٰن صاحب قمر کی یاد میں

مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب مربی سلسلہ ڈیرہ چانن خان ضلع خوشاب

اگرچہ برادرم بشارت الرحمٰن صاحب قمر کو شہید ہوئے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ مگر جب بھی اپنے جامعہ احمدیہ کے ساتھیوں کی طرف نظر جاتی ہے تو مرحوم کی شخصیت آج بھی ایک منفرد روپ میں نظروں کے سامنے ہوتی ہے۔

۱۹۷۹ء میں جب ہم درجہ رابعہ میں زیر تعلیم تھے تو ہماری کلاس کو ضلع سیالکوٹ میں دس روزہ دورے پر بھیجا گیا۔ کلاس کو مختلف احزاب میں منقسم کر دیا گیا۔ اس تقسیم کے مطابق ہمارا ایک ہی گروپ مقرر ہوا۔ اس دس روزہ دورہ کے دوران مرحوم ہر مجلس کے رنگ کو سمجھتے ہوئے محل اور موقع کے مطابق اردو اور پنجابی میں تقریریں کرتے اپنے موقف کو خوب واضح کرتے اور سامعین بھی ہمارے گروپ میں سے ان کی تقریر کو بڑے انہماک کے ساتھ سنتے۔

درجہ شاہدین بھی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہماری کلاس کا ضلع ملتان میں دورے کا پروگرام بنایا۔ کیونکہ آپ ان دنوں ضلع ملتان میں بطور مربی مقیم تھے۔ چنانچہ ہماری کلاس کے دو دو طالب علموں کی صورت میں مختلف گروپ بنائے گئے اور حسنِ اتفاق سے ہم دونوں کا ایک ہی گروپ بنا اور عاجز کو امیر وفد بنایا گیا۔ برادرم بشارت الرحمٰن صاحب قمر کے اپنے ساتھ شامل ہونے پر عاجز بہت مسرور ہوا۔ کیونکہ عاجز اپنے کو بہت کمزور سمجھتا ہے۔ ضلع ملتان میں جماعت احمدیہ حسن پور میں ہمارا ہیڈکوارٹر بنایا گیا۔ بعض اور بھی قریبی جماعتوں کے ساتھ رابطہ کی ذمہ داری ہمارے سپرد کی گئی۔ کئی دفعہ حسن پور کے بعض غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ ہماری کامیاب گفتگو ہوئی اور اس عرصہ میں خدا کے فضل و کرم سے ہمیں جماعت کی تربیتی و اصلاحی خدمات کرنے کی بھی توفیق ملی اور ہمارا یہ دس روزہ دورہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

برادرم بشارت الرحمٰن صاحب قمر باقاعدہ تہجد گزار تھے بہت ہی سادہ طبیعت کے مالک اور مطالعہ کے از حد شائق تھے جب ہماری کلاس کے جامعہ احمدیہ سے کامیاب فراغت کے ایام قریب آئے تو لائبریری جامعہ احمدیہ میں جو پرانی کتب تھیں انہیں نیلام کیا گیا۔ برادرم بشارت الرحمٰن قمر نے نیلام ہونے والی کتب میں سے کم از کم نصف خریدیں اور بقیہ نصف جامعہ کے دیگر طلباء نے خریدیں۔ اسی بات سے ان کا ذوق مطالعہ عیاں ہو جاتا ہے۔ فارغ اوقات میں جب آپ سے کسی نے ملنا ہوتا تو سوائے لائبریری کے آپ کا ملنا مشکل ہوتا۔ بزرگوں کے ساتھ عقیدت و محبت بھی والہانہ تھی۔ اور جہاں سے بھی علم کی دولت ملتی ضرور حاصل کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ کے اساتذہ ذہین طالب علم سمجھتے ہوئے مرحوم کو پیار و محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

میں تو جب بھی سوچتا ہوں تو میرا خیال اس حقیقت کی طرف جاتا ہے کہ جس طرح آپ نے جامعہ احمدیہ میں مجموعی طور پر بہت ہی کامیاب زندگی گزاری۔ اسی طرح آپ نے میدان عمل میں بھی اپنے خدا کو راضی کر کے عظیم مقام حاصل کر لیا۔ اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے وارث بنے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت و شفقت و محبت بھری گود میں جگہ عطا فرمائے اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

ضروری ہدایات برائے طالبات فضل عمر کلاس

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس انشاء اللہ ۱۷ جولائی تا ۳۱ جولائی منعقد ہوگی۔ تمام اضلاع کی صدر صاحبات یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس سے زیادہ سے زیادہ طالبات کلاس ہذا میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ شامل ہونے والی طالبات کی اطلاع ۱۰ جولائی تک دفتر لجنہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ بیرون ربوہ سے آنے والی طالبات کو چاہیئے کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی اپنے کوائف فارم پُر کریں۔ جو طالبات ربوہ میں اپنے عزیزوں کے گھروں میں ٹھہریں گی وہ بھی آتے ہی منتظمہ تدریس و درسگاہ سے رابطہ قائم کریں۔ جن لجنات کی طالبات کی تعداد زیادہ ہو وہاں کی صدر صاحبہ ایک ذمہ دار نگران مقرر کر کے ساتھ بھجوائیں۔ نیز طالبات کو یہ تلقین کریں کہ وہ مہمان خانہ میں رہائش کے دوران عزیزوں سے ملاقات کرنے کے لئے اصرار نہ کریں۔ نیز جو جمعہ کے دن اپنے رشتہ داروں سے ملنے جانا چاہتی ہوں وہ اپنے والدین سے لکھوا کر لائیں۔ بغیر اجازت نامہ دیکھے کسی کو مہمان خانہ سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

رمضان المبارک کی برکات کیسے حاصل کریں؟

انصار بھائیوں کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی مختصر زندگیوں میں ایک بار پھر رمضان المبارک کی برکات سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ رمضان کی برکات میں ایک عظیم برکت قبولیت دعا ہے۔ پس اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اصلاح و ارشاد کے کاموں کی کماحقہٗ توفیق دے اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو حقیقی اسلام کے نور سے جلد منور کرے تاہم اپنے پیارے آقا کی خواہش کے مطابق نئے دیہات اور نئی بیعتوں کے مفوضہ ٹارگٹ کو جلد تر پورا کرنے والے بنیں۔ آمین۔

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

ہفتۂ وصولی برائے مجالس خدام و اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے رواں مالی سال کے آٹھ ماہ مکمل ہونے والے ہیں۔ چندہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال دونوں کی آمد تدریجی وصولی کے تناسب سے بہت کم ہے۔ نیز تعمیر ہال خصوصی میں بھی امسال ابھی تک وصولی سست ہے۔ چنانچہ چندہ مجلس کی وصولی کی رفتار مزید تیز کرنے اور مدات سالانہ اجتماع کی کمی کو پورا کرنے کے لئے جملہ مجالس خدام و اطفال کو ہدایت کی جاتی ہے کہ۔

۱۰ تا ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء ہفتہ وصولی کا اہتمام کریں۔ وصول شدہ رقم ۲۵ جولائی تک مرکز بھجوا دیں۔ اپنی جملہ مساعی دوران ہفتہ وصولی کی رپورٹ ضرور ارسال فرما دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوری ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ٹائپسٹ۔ سٹینو ٹائپسٹ کی فوری ضرورت ہے ایسے مخلص احمدی نوجوان جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کرنا چاہتے ہوں فوری طور پر درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت دیوان میں بھجوائیں۔ درخواستوں کے ساتھ سندات کی فوٹو اسٹیٹ نیز تعلیمی قابلیت کی سندات بھی بھجوائیں ایسے امیدوار کو جو منتخب ہوں گے کارکن درجہ دوم کے گریڈ کے علاوہ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ طبی سہولتیں وغیرہ بھی دی جائیں گی۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کو ایسے دوستوں کی فوری ضرورت ہے جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور بطور معلم مقرر کردہ جماعت میں قیام کر کے تربیت اور تعلیم القرآن کا کام کر سکیں۔ ایسے کام کا تجربہ رکھنے والے دوست صدر / امیر جماعت کی معرفت اپنی درخواست بھجوائیں جس میں تعلیمی قابلیت اور تجربہ کا ذکر ضروری ہے۔ صرف جون کے آخر تک پہنچنے والی درخواستوں پر ہی غور کیا جائے گا۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ

مالی سال رواں کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

یہ فیصلہ کرلیں کہ وہ تین ہزار آٹھ صد ڈالر کا نہ صرف وعدہ کریں گے بلکہ آئندہ چند ماہ کے اندر تمام رقم ادا کر کے فارغ ہو جائیں گے تو یہ ایک بڑا نیکی کا کام ہوگا۔

موجودہ صورت یہ ہے کہ صرف وعدوں کے ٹارگٹ میں کمی ہی پریشانی پیدا نہیں کر رہی بلکہ وصولی کی رفتار بھی اتنی سست ہے کہ اس رفتار پر تو اگلے دس سال میں بھی یہ رقم پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ پس ان دونوں امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے یہ حل نکالا ہے کہ :-

۱۔ ہر امریکن چندہ دہندہ کوشش کرے کہ ۳,۸۰۰ ڈالر سے کم چندہ نہ لکھوائے۔

۲۔ کل چندہ دہندگان کی اکثریت اس چندہ کو یکمشت ادا کر دے۔

۳۔ جنکو یکمشت ادا کرنے کی توفیق نہیں وہ خود اپنا جائزہ لے کر جماعت کو مطلع کریں کہ زیادہ سے زیادہ کتنی ادائیگی آئندہ تین ماہ کے اندر کر سکتے ہیں اور بقیہ کتنی قسطوں میں کریں گے گویا صرف وعدے لکھوانے پر اکتفا نہ ہو ساتھ ہی ادائیگی کا گوشوارہ بھی تیار ہو جائے۔

۴۔ جن مخلصین نے ۲۵,۰۰۰ یا زائد کا وعدہ کیا ہے وہ کوشش کریں کہ جلد از جلد ۱۰,۰۰۰ ڈالر نقد ادا کر دیں اور بقیہ آئندہ ۱½ سال میں۔ بہرحال ان کے لئے بھی ضروری ہوگا کہ اپنی ادائیگی کے منصوبہ سے جماعت کو آگاہ کریں کیونکہ اس تخمینہ کے بغیر کہ ہمیں آئندہ دو تین سال میں کتنی کتنی رقوم ملیں گی ہم کوئی کارآمد منصوبہ نہیں بنا سکتے۔

۵۔ جن کا دس ہزار کا وعدہ ہے وہ کم از کم پانچ ہزار ڈالر نقد ادا کر دیں اور بقیہ آئندہ ڈیڑھ سال میں۔

۶۔ جن کا پانچ ہزار کا وعدہ ہے وہ کم از کم تین ہزار آٹھ سو ڈالر فوری ادا کر دیں تاکہ اوسط معیار پر پورے اتر آئیں۔

۷۔ جو احباب و خواتین کم از کم مقررہ وعدہ کرنے سے بھی قاصر ہیں ان پر کوئی حرف نہیں بلکہ ان کی حالت دعا کی محتاج ہے اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل فرمائے اور اگر مالی مشکلات حائل ہیں تو مشکلات دور فرمائے، اگر دلوں پر گانٹھیں ہیں تو وہ گانٹھیں کھول دے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوصلے بخشے۔

ایسے احباب کو بھی حتی المقدور حصہ لینے کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے اور یہ کوشش بھی کہ اگر صرف ہزار کا وعدہ ہی کر سکتے ہیں تو یکمشت ادا کر کے کم از کم ادائیگی ہی میں مسابقت لے جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہترین اور مقبول قربانی کی توفیق بخشے اور آپکی توفیق کو بڑھاتا چلا جائے سعادتِ دارین عطا کرے اور ہر قسم کی مشکلات اور دکھوں سے نجات بخشے اور آپ پر راضی ہو۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

محترم شیخ فضل دین صاحب آف شام چوراسی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ایک نہایت ہی نیک دل اور احمدیت کے شیدائی بزرگ شیخ فضل دین صاحب آف شام چوراسی مورخہ ۲ فروری بروز بدھ ۱۲½ بجے دن ۹۸ سال کی عمر پاکر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

وفات سے چند دن قبل مرحوم نے اپنے خاندان کے افراد کو بلا کر بلند آواز سے کہا کہ میری تیاری مکمل ہو چکی ہے۔ مگر آپ نے رونا نہیں۔ آپ صندوق لاکر مجھے اس میں ڈال کر ربوہ لے چلیں اور خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جنازہ پڑھانے کی درخواست کریں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں مرحوم کا پیغام پہنچا کر جنازہ کی درخواست کی گئی۔ جس کو منظور فرما کر حضور نے ازراہ شفقت ۳ فروری بروز جمعرات بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

بعد تدفین مکرم محمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ نے دعا کرائی۔ مرحوم آخر وقت تک درود شریف اور رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ کا ورد کرتے رہے۔

آپ کے پسماندگان میں یہ عاجز ان کا اکلوتا بیٹا اور ۲۶ پوتے پوتیاں اور ان کی اولاد ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(شیخ عبدالحکیم سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

کیورٹیو کلینک اور سیلز آفس

اوقات کار برائے رمضان المبارک

صبح ۷ سے ۲ بجے دوپہر

ناغہ بروز جمعہ

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۶۰۶-۶۰۷

ہمیں درج ذیل کام میں خواہشمند حضرات کی

ضرورت ہے

۱۔ پیکنگ کے کام کے لئے چند نوجوانوں کی جو کہ لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ ۲۔ سیلز مین۔ ۳۔ آفس ورک کے لئے تعلیم کم از کم "ایف اے" اردو خوشخط لکھ سکے۔

نوٹ:۔ انٹرویو کے لئے اپنے حلقہ کے صدر صاحب سے تصدیق شدہ خط ہمراہ لاویں۔

میاں بھائی ۱۰ منٹگمری روڈ لاہور

مکانات سنہری موقع پلاٹس

ہمارے پاس ربوہ کے مختلف محلہ جات میں باموقع مکانات و باموقع پلاٹس فوری قابلِ فروخت ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی غرض سے مکانات و پلاٹس خریدنے کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔ خدمت و دیانت ہمارا نصب العین ہے۔

پروپرائٹر مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷